# محمد اقبالؔ

(1877 – 1938)

© NCERT not to be republished

اقبالؔ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ شمس العلماء مولوی سید میر حسن سے فارسی، عربی اور دینی علوم کی تعلیم حاصل کی۔ سیالکوٹ ہی میں ایک انگریزی اسکول سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ اسکاچ مِشن اسکول سے ایف۔ اے کیا۔ لاہور میں اعلیٰ تعلیم پائی۔ ابتدائی تعلیم کے زمانے ہی میں شعر کہنے لگے تھے۔ اس وقت ہندوستان میں داغؔ کی شاعری کا ڈنکا بج رہا تھا۔ ابتدا میں اقبالؔ نے خط وکتابت کے ذریعے ان سے اصلاح لی۔ لاہور ہی میں تعلیم کے دوران پروفیسر آرنلڈ سے فلسفے کی تعلیم حاصل کی۔ جب پروفیسر آرنلڈ انگلینڈ چلے گئے تو اُن کے اصرار پر اقبالؔ نے 1905 میں یورپ کا سفر کیا۔ وہاں فلسفے میں مزید مہارت پیدا کی اور فارسی ادب کا مطالعہ بھی جاری رکھا۔ اس کے بعد لندن واپس آکر بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ 1908 میں ہندوستان واپس آئے اور سرشتۂ تعلیمات سے وابستہ ہوگئے۔ اس کے بعد بیرسٹری شروع کردی۔ اقبالؔ کی عالم گیر مقبولیت اور علمی مرتبے سے متاثر ہوکر حکومتِ برطانیہ نے انھیں ''سر'' کا خطاب عطا کیا۔ اس کے علاوہ بھی انھیں مختلف اعزازات پیش کیے گئے۔ علامہ اقبالؔ نے ایک طویل علالت کے بعد لاہور میں انتقال کیا۔

علامہ اقبالؔ کی نگارشات میں انگریزی، اُردو اور فارسی نثر ونظم کا کثیر سرمایہ شامل ہے۔ اُردو میں ان کے شعری مجموعے ''بانگِ درا''، ''بالِ جبریل'' اور ''ضربِ کلیم'' ہیں۔ ''ارمغانِ حجاز'' ان کے اُردو اور فارسی کلام کا مشترک مجموعہ ہے۔ فارسی میں اقبالؔ کے کئی مجموعے ہیں۔

اقبالؔ نے شاعری کو پیغام کا ذریعہ بنایا تھا۔ ان کی فکر میں حرکت وعمل کا فلسفہ کارفرما ہے۔ اقبالؔ کے افکار میں فلسفۂ خودی کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔ اقبالؔ کی مذہبی فکر بھی ان کی شاعری کا اہم جُز ہے۔ مغرب کی ذہنی غلامی سے آزادی کے خیالات ان کے یہاں نمایاں ہیں۔

# حقیقتِ حسن

خدا سے حسن نے اک روز یہ سوال کیا | جہاں میں کیوں نہ مجھے تو نے لازوال کیا
ملا جواب کہ تصویر خانہ ہے دنیا | شبِ درازِ عدم کا فسانہ ہے دنیا
ہوئی ہے رنگِ تغیر سے جو نمود اس کی | وہی حسیں ہے حقیقت زوال ہے جس کی
کہیں قریب تھا، یہ گفتگو قمر نے سنی | فلک پہ عام ہوئی، اختر سحر نے سنی
سَحَر نے تارے سے سن کر سنائی شبنم کو | فلک کی بات بتادی زمیں کے محرم کو
بھر آئے پھول کے آنسو پیامِ شبنم سے | کلی کا ننھا سا دل خون ہوگیا غم سے

چمن سے روتا ہوا موسمِ بہار گیا
شباب سیر کو آیا تھا سوگوار گیا

—— محمد اقبال

© NCERT not to be republished

# مشق

## لفظ و معنی:

| | | |
|---|---|---|
| زوال | : | پستی، گراوٹ |
| تصویر خانہ | : | نگار خانہ، پکچر گیلری |
| شب دراز | : | لمبی رات |
| عدم | : | نہ ہونا |
| تغیر | : | تبدیلی |
| نمود | : | علامت، نشان، ظہور |
| اخترِ سحر | : | صبح کا ستارا |
| زمیں کے محرم | : | زمین کے رازدار |
| سوگوار | : | غمگین، افسردہ |

© NCERT not to be republished

## غور کرنے کی بات:

- اقبالؔ کی یہ نظم دنیا کی بے ثباتی کی طرف اشارہ کرتی ہے اور تبدیلی کو کارخانۂ قدرت کا اصول سمجھتی ہے۔ کلی کا پھول بن جانا، موسمِ بہار کے بعد خزاں کا آنا اور شباب کے بعد بڑھاپے کی آمد، فطرت کے اسی اصول کے تحت واقع ہوتے ہیں۔
- اقبالؔ نے خدا اور حسن کے مکالمے کے ذریعے اس حقیقت کو آشکار کیا ہے کہ دنیا کی ہر شے فنا ہونے والی ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ فنا اس کا مقدر ہے بلکہ زوال ہی میں اس کا حسن پوشیدہ ہے۔
- دنیا کی ہر شے مثلاً چاند، تارے، شبنم، کلی اپنے تمام تر حسن کے باوجود فانی ہیں۔

## سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ حسن نے خدا سے کیا سوال کیا ہے؟

2۔ خدا اور حسن کے درمیان گفتگو کی خبر زمین کے باسیوں کو کس طرح ہوئی؟

3۔ پھول، کلی، موسمِ بہار اور شباب کو شاعر نے سوگوار کیوں کہا ہے؟

4۔ نظم کے آخری شعر کی تشریح کیجیے۔

## عملی کام:

○ قمر کے معنی ہیں چاند— اردو میں چاند کے لیے اور بھی الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً ہلال، بدر، ماہ، مہہ اور مہتاب۔ اسی طرح سورج کے لیے جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں وہ لکھیے۔

© NCERT not to be republished